ایک کرنسی کی دوسری کرنسی کے بدلہ خرید وفروخت اور قرض کا حکم

ادارہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

عمر نے زید سے -/1000$ (ڈالرز) اُدھار قرضہ لیا، پاکستانی -/Rs.106 کے ریٹ سے، جبکہ اُس وقت ڈالر کا ریٹ -/Rs.100 ہے، اُدھار کی مدت دو ماہ طے ہوئی۔

یا زید نے عمر کو -/1000$ (ڈالرز) فروخت کئے -/Rs.106 کے ریٹ سے، جبکہ اُس وقت ریٹ -/Rs.100 ہے، اب عمر نے کہا: مجھے یہ ریٹ منظور ہے، لیکن پیسے دو ماہ بعد لے لینا۔

عمر زید کو پاکستانی روپے میں رقم لوٹائے گا، تا کہ جنس بدل جائے اور ایک جنس میں کمی زیادتی نہ ہو جائے۔ اس صورت میں چونکہ رقم زیادہ تھی، اس لیے زید نے پاکستانی روپے کے چیک عمر کو دیئے۔ جب عمر نے ان پاکستانی روپے کو ڈالر ز میں Convert (تبدیل) کروالیا اور ڈالرز تبدیلی کی Slip (رسید) زید کو دی، تب زید نے کہا: اب معاملہ کرلو اور لکھ بھی لو۔ سوال یہ ہے کہ:

۱- کیا کرنسی کے لین دین میں اگر مختلف کرنسی میں لین دین ہو تو کمی زیادتی جائز ہے؟ یہ بات ذہن میں رہے کہ کرنسی کے کاروبار میں ہر Exchange Company کا اپنا ریٹ ہوتا ہے۔

۲- اگر اوپر والی صورت میں لین دین ہو چکا ہو تو اب معاملہ درست کرنے کی صورت یا حل بتادیں۔ جزاک اللہ

مستفتی: محمد بن تصور خلیل، کراچی

الجواب حامدًا و مصلیًا

۱- صورتِ مسئولہ میں ایک ملک کی کرنسی کی دوسرے ملک کی کرنسی کے ساتھ خرید وفروخت کمی زیادتی کے ساتھ جائز ہے، بشرطیکہ معاملہ دونوں طرف سے ہاتھ در ہاتھ ہو، کرنسی کی خرید

وفروخت میں اُدھار جائز نہیں۔

۲-سوال کی ابتدا میں جو دوصورتیں ذکر کی گئیں ہیں وہ ناجائز ہیں، کیونکہ کرنسی کی اُدھار خرید وفروخت ناجائز ہے۔ اگر اس طرح کا معاملہ کیا جاچکا ہے تو اسے ختم کرنا واجب ہے اور اس لین دین کے نتیجے میں اگر کسی فریق کو کوئی مالی فائدہ حاصل ہوا ہے تو وہ بھی واپس کرنا واجب ہے۔

یہ بھی معلوم رہے کہ اس طرح کے لین دین کو اگر چہ قرض سمجھا جاتا ہے اور سوال میں بھی اُسے قرض سے تعبیر کیا گیا ہے، مگر حقیقت میں یہ قرض نہیں، بلکہ تبادلہ ہے، یعنی خرید وفروخت کا معاملہ ہے۔

''الدر المختار'' میں ہے:

''(وإلا) بأن لم يتجانسا (شرط التقابض) لحرمة النسأ (فلو باع) النقدين (أحدهما بالآخر جزافًا أو بفضل وتقابضا فيه) أى فى المجلس (صح و) العوضان (لايتعينان)...... (ويفسد) الصرف (بخيار الشرط والأجل) لإخلالهما بالقبض۔ وفى الشامية (قوله: لحرمة النسأ) بالفتح أى التأخير فإنه يحرم بإحدى علتى الربا: أى القدر أو الجنس...... الخ۔'' (باب الصرف، ج:۵،ص:۲۵۸-۲۵۹، ط:سعید)

اور''الدر المختار''ہی میں ہے:

''(و) يجب (على كل واحد منهما فسخه قبل القبض) ويكون امتناعًا عنه ابن ملك (أو بعده مادام) المبيع بحاله جوهرة (فى يد المشترى إعدامًا للفساد لأنه معصية فيجب رفعها۔'' (الدر المختار، ج:۵،ص:۹۱، ط:سعید، کراچی)

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	شعیب عالم	محمد نقیب اللہ
			تخصص فقہ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆☆☆

www.banuri.edu.pk